آئیں عمرہ کریں



تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز

کراچی، پاکستان

آئیں عمرہ کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز

کراچی، پاکستان



کتاب کا نام: ———— آئیں عمرہ کریں

مصنّف: ———— مفتی سعد عبدالرزاق

طبع اول: ———— دسمبر 2021

ناشر: ———— المیزاب پبلشرز کراچی، پاکستان

باہتمام: ———— نبیل احمد

فہرست

عرض مرتب

بفضلہٖ تعالیٰ پچھلے کئی سالوں سے ''آئیں حج کریں'' کے ایڈیشن شائع ہورہے ہیں کچھ دوستوں کے اصرار پر اس کتاب کا وہ حصہ جو عمرہ کے مسائل پر مشتمل ہے شائع کیا جارہا ہے بندہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے بندہ کی رہنمائی فرمائی اور چند اہم اصلاحات کی طرف بندہ کی توجہ دلائی جس کی وجہ سے آج یہ رسالہ آپ حضرات کے سامنے ہے، آپ سب سے گزارش ہے کہ دوران عمرہ ہم سب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یادرکھیں، خصوصا میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میرے شیخ واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

سعد عبدالرزاق

دسمبر 2021

چند ضروری باتیں

میرے عزیز بھائیو اور بہنوں! ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں سب سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنیٰ سمجھ لیں تا کہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔

اکثر عمرہ کرنے والے چونکہ عربی نہیں سمجھتے، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ الله کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا۔

آفاقی: وہ شخص ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

میقاتی: میقات کا رہنے والا۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حلی: حل کا رہنے والا۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

مکی: مکہ مکرمہ کا رہنے والا۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آجکل بیرعلی کہتے ہیں۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفاومروہ کی سعی کر کے بال منڈوانا یا کتروادینا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، عمرہ کرنے والا جس وقت عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ پڑھتا ہے، تو اس پر چند حلال چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہوجاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں، عام طور پر ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

محرم: احرام باندھنے والا۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان ہے اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ

تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہوجانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں، ہر طواف میں سات چکر اور آٹھ استلام ہوتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کردیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجر اسود کی طرف دور ہی سے صرف اشارہ کرنا۔

اضطباع: احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

رمل: عمرہ کے طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

مقام ابراہیم: جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کو تعمیر کرنا چاہا، تو یہ اتفاق کیا کہ اس میں اپنی حلال کمائی خرچ کی جائے گی،

لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب قدیم بیت اللہ میں سے تقریبًا چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چُھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کا جنوب مغربی گوشہ جو یمن کی جانب ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا مغربی شمالی گوشہ جو شام کی طرف ہے۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جسے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے (مرد) دوڑ کر چلتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: سر کے بال مُنڈ وانا۔

قصر: بال کتروانا۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے، بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

صدقہ: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے صدقہ فطر کے برابر صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔

نقشہ افعال عمرہ

عمرہ کے مناسک فہرست کے طور پر ترتیب وار لکھے جاتے ہیں، عمرہ کرنے والے کو چاہیئے کہ اس فہرست کو اپنے ساتھ رکھے اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے اس میں دیکھ لے، اس فہرست میں صرف وہ افعال ذکر کئے گئے ہیں، جو شرط یا رکن یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو ذکر نہیں کیا گیا، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

عمرہ

صرف عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کیئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈوانا یا کتروانا	واجب

نوٹ: عمرہ کرنے والا سر منڈوانے یا ایک چوتھائی سر کے بال کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہوجائے گا، صرف چند بال کٹوا لینے کی صورت میں احرام نہیں کھلے گا۔

عورتیں اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کر کے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں یا کسی سے کٹوا لیں۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

جب عمرہ کرنے والا اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو احرام کی نیت کرنے سے پہلے اس کے اوپر عمرہ کے کوئی احکامات جاری نہیں ہوتے، احرام باندھنے کے بعد سے عمرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں چاہے جہاں سے احرام باندھے جس کی مکہ مکرمہ جانے کی نیت ہو، اسے میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے (البتہ براہ راست مدینہ منورہ جانے کی صورت میں احرام نہیں باندھا جائے گا) یہ احرام مکہ معظّمہ تک بندھا رہے گا، مکہ معظّمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، اس کے بعد سعی کریں، سعی سے فارغ ہوکر اپنا سر منڈوالیں، عورتیں اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کرکے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں، بس اب آپ عمرہ سے فارغ ہیں، احرام کھل گیا، نمازیں پڑھیں، جماعت کا خاص خیال رکھیں، کثرت سے طواف کریں۔

احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کر لینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کر لینا۔

احرام باندھنے سے پہلے کے چند ضروری کام

احرام باندھنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں پڑوسی ہوں، کاروباری ہوں، ہم پیشہ ملازم ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے تلافی کی کوشش کریں، ہمارا اور آپ کا کام بس معافی مانگنا اور کمی کوتاہی کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرنا ہے۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے

حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔

اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کر لیں، یاد رکھیں سچی توبہ کی تین شرطیں ہیں:

١ اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے، اسی وقت چھوڑ دے۔

٢ اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔

٣ اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

واجباتِ احرام

١ سلے ہوئے کپڑے شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔

٢ میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، یہ احرام گھر سے

چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں، یاد رہے کہ مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہوتو ہر حال میں میقات سے گزرتے ہوئے حالت احرام میں ہونا واجب ہے، احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۳ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیر ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کررہا ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے، البتہ رنگین بھی جائز ہے، ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے، البتہ دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں، لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔

احرام باندھنے کے بعد کے اعمال

اب مرد حضرات حجامت، صفائی اور غسل سے فارغ ہو کر کفن کی طرح دو چادریں باندھ لیں، ایک چادر ناف کے اوپر سے نیچے تک باندھیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں دونوں بازو ڈھکے رہیں، پھر کنگھا کریں اور جسم پر ایسی خوشبو لگائیں، جس کا دھبہ باقی نہ رہے اور ایسی چپل پہن لیں جس میں پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی (جس پر جوتے کا تسمہ باندھا جاتا ہے) کھلی رہے، خواتین حسب معمول سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ پہنی رہیں۔

یہ چادریں احرام کی ہیں احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنا منع ہے یہ میقات اللہ کے گھر (بیت اللہ) میں جانے کیلئے پہلی چار دیواری ہے، اگر بغیر احرام کی نیت کئے میقات کی حدود سے آگے بڑھ گیا تو دم ادا کرنا ہوگا اور جان بوجھ کر ایسا کرنا حرام ہے۔

گھر سے روانگی

یاد رکھئے احرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، دو چادریں جس کو عام طور پر احرام کہا جاتا ہے، یہ احرام کا لباس ہے، اس لئے احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو چادریں باندھ لیں ابھی نیت نہ کریں، سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کیلئے دعا مانگیں اب گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

ائیر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہو جائے، تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ اگر بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر گئے، تو دم دینا ہوگا۔

نیت

عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے مرد اپنے سر کو کھول لیں اور عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں، یاد رکھئے......! احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ دل ہی دل میں عمرے کی نیت کرلیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرما لیں۔

نیت کرنے کے بعد مرد حضرات بآواز بلند اور خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارَ

اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور
آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ: واضح رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں دیوانہ وار تلبیہ پڑھتے رہیں، فضول گفتگو، اخبار ورسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ

چھوڑیں۔ یادرکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک عبادت کی غرض سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکے ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔

یادرکھئے......! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا کوئی آپ کو زبردستی مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا ممنوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ موقوف کر دیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ ہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَيْتَكَ ھٰذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا
وَّتَكْرِيْمًا وَمُهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ
تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا

یا اللہ تُو ہی سلام ہیں اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے اللہ ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت زیادہ کر دے اور جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس کی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دے

افعال عمرہ

فرائض عمرہ: عمرہ کے دو فرض ہیں۔

۱ احرام۔

۲ طواف۔

واجبات عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

۱ صفا مروہ کی سعی کرنا۔

۲ حلق (بال منڈوانا) یا قصر (کم از کم ایک چوتھائی کٹوانا)۔

طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے۔

واجباتِ طواف

۱ طہارت یعنی حیض و نفاس و جنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

۲ سترِ عورت یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

۳ جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔

۴ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی حجرا سود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔

۵ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

۶ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

۷ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرماتِ طواف

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

۱ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔

۲ اس قدر ستر کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے، جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

۳ بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر یا الٹا ہوکر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

۴ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

۵ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کردینا۔

۶ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

۸ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف

۱ طواف کے دوران فضول، اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔

۲ خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

۳ ذکر یا دعا بلند آواز میں کرنا۔

۴ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۵ جس طواف میں رمل اور اضطباع سنّت ہے، اس طواف میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔

۶ حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔

۷ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۸ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

۹ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑا ہونا۔

۱۰ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

۱۱ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔

۱۲ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۳ فرض نماز کی تکبیر وا قامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۴ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

۱۵ طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۶ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۷ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۸ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

۱۹ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجراسود کی طرف چلیں، حجراسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر طواف کرنے والوں سے پیچھے ہٹ جائیں اور احرام کی چادر کے ایک سرے کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اس طرح کے داہنا کندھا کھلا رہے، اسے اضطباع کہتے ہیں، یہ پورے طواف میں کرنا سنت ہے اگر کوئی اضطباع کرنا بھول جائے تو وہ اس سنت سے محروم رہا اور اس کا کوئی بدل نہیں۔

طواف کی نیت

اب بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں حجراسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑے ہو کر (اس طرح کہ حجراسود دائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں
آپ اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمالیجئے۔

(زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ کانوں تک تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرا دیں پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے نہ ہی ہاتھ لگائے صرف اشارہ کرے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف کا طریقہ

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر کھڑے کھڑے مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، عمرے کے طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے رمل کرنا سنت ہے، رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹ قدموں کے ساتھ تیزی سے چلنا ،جس طرح پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا اور ذکر میں مشغول رہیں، طواف میں حطیم کو ضرور شامل کریں (جو درحقیقت کعبہ کا حصہ ہے) ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے

آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر، طواف کی دعائیں پڑھنا، فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، خواہ کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگے، یا ذکر کرے، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں
بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح

طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، تین چکروں کے بعد (مرد) رمل کرنا چھوڑ دیں اور عام انداز میں چلیں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا اب کندھے ڈھک لیں۔

نوٹ: یہ بات یادرہے کہ طواف کے لئے باوضو رہنا شرط ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہوتا۔ عورتیں رمل اور اضطباع نہیں کریں گی۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آئیں اور دونوں ہاتھ اوپر کر کے سینہ اور رخسار دیوار سے لگائیں اور خوب دعا کریں، یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ چونکہ عام طور پر ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں بلکہ صرف وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

نوٹ: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں، جبکہ

ملتزم حجرِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت

اب مقام ابراہیم پر آئیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کریں اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ ہوگا اور دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کا کنواں بند کر دیا گیا ہے اور پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں وہاں آئیں اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں، شروع میں بِسْمِ اللهِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا
وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتا ہوں۔

یاد رکھئے......! آب زم زم جس نیت سے پئیں گے وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آنا اور حجر اسود کا نویں مرتبہ استلام کرنا مستحب ہے، استلام کر کے سعی کے لئے صفا

کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات ۷ چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

واجباتِ سعی

١ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو۔

٢ سعی کے سات ۷ چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔

٣ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

٤ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

٥ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

٦ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

١ دورانِ سعی ایسی خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے۔

٢ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

٣ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

٤ سترِ عورت نہ کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

٥ سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا۔

٦ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے۔ اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہو کر فوراً اِہی سعی کے لئے نکلنا، سنت ہے۔

سعی کا طریقہ

سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں (زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے دل میں نیت ہونا بھی کافی ہے) پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور تین مرتبہ اگر یاد ہو تو اس طرح دعا مانگیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی

مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو چند قدم پہلے ہی مرد، درمیانی رفتار سے دوڑیں اور جب سبز ستون گزر جائیں تو پھر دوڑنا موقوف کر دیں اور حسب معمول چلیں البتہ خواتین ان ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ حسب معمول چلتی رہیں ان ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا
تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں اور دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہو گیا پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں، تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہو گا۔

حلق یا قصر

سعی سے فارغ ہوکر مروہ پر آپ کو چند لوگ نظر آئیں گے جن کے ہاتھ میں چھوٹی سی قینچی ہوگی، وہ ایک انگل کے برابر بال کاٹ دیں گے۔

خبردار......! آپ ایسا ہرگز نہ کیجئے اس سے احرام نہیں کھلے گا، مرد حضرات تمام سر کے بال منڈوائیں یا انگلی کے ایک پورے کے برابر سارے بال کتروائیں، منڈوانا افضل ہے، حلق یا قصر کی کم از کم مقدار چوتھائی سر ہے، جو واجب ہے۔

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں، جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے تھے کہ ''اے میرے مولیٰ......! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا

بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔''

حلق یا قصر کروانے کے بعد اب آپ احرام سے حلال ہو چکے ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کریں، خوشبو لگائیں، عمدہ لباس (شریعت کے مطابق) زیب تن کر لیں۔

مسئلہ: اگر حج یا عمرے کے تمام افعال سوائے حلق یا قصر کے ادا کر لئے ہیں تو عمرہ کرنے والے مرد اور عورتیں خود اپنا حلق بھی کر سکتے ہیں اور دوسروں کا بھی، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھیں اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کریں، طواف کرنا سب سے افضل ہے، خوب طواف کریں اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو پہنچائیں، ہم

سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کریں۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچائیں۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں بائیں یا آگے کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے حرم شریف میں نماز شروع کرتے ہوئے احتیاط کریں کہ آس پاس کوئی عورت نہ ہو اور باوجود احتیاط کے، اگر دوران نماز کوئی عورت برابر میں آ کر کھڑی ہوجائے، تو مرد کو چاہیئے کہ ایک یا دو قدم آگے بڑھ جائے، امید ہے ان شاء اللہ نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: حنفی فقہ کے مطابق عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین

شریفین میں عصر کے بعد نوافل میں مشغول ہونے کی بجائے طواف، ذکرودعا، درود شریف وغیرہ میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں، بلکہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہوجائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: حرمین شریفین کے بعض مقامات پر سلفی علماء کے بیانات ہوتے ہیں اور وہ حضرات اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں، جو اکثر حنفی مسلک سے مطابقت نہیں رکھتے، اس لئے ان علماء کے بیانات سننے کی بجائے حنفی علماء سے استفادہ کیا جائے۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں شریک ہوسکتی ہیں، اس لئے نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن

شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

مسئلہ: حنفی فقہ میں دوران نماز آمین آہستہ آواز میں کہی جاتی ہے، حرمین شریفین میں چونکہ تمام مسالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں، جن میں سے بعض بلند آواز سے آمین کہتے ہیں، ان کی دیکھا دیکھی میں بلند آواز سے آمین کہنے کی بجائے آمین آہستہ آواز ہی سے کہیں۔

مسئلہ: حنفی فقہ میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہے۔

مسئلہ: عورتوں کیلئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں جو گوشت ملتا ہے:

1. اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔
2. یا وہ تازہ تو نہیں، لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

۳ یا اس کے جائز ہونے کی تصدیق کسی مستند مسلمان جماعت نے کردی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

مدینہ منورہ کا سفر

(از سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمِ

کسی نے کیا خوب کہا ہے: با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار۔

ہے کوئی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا، جو سرکار دو عالم، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کرسکے؟ کون انکار کرسکتا ہے کہ ارب، با، ارب بے شمار ماؤں سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے، کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جارہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیق کائنات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایک دو سال نہیں، شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی او جھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کر رکھا تھا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت، گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہہ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

بچپن سے جو دل میں آرزو وحسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے،

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت، عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِلِ بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں۔

مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گرد و نواح کی محبت اور علو شان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات، وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام، بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل علیہ السلام اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سیّد البشر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل نبوت کے مشاہد ہیں لٰہذا ہم سب کو چاہئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم و تکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو سرشار کر لیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لٰہذا ہم سب کو چاہئے کہ لڑائی جھگڑے، بداخلاقی اور نامناسب قول و فعل سے پرہیز کریں۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے......! ایک سُنّت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات، عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور صفائی مکمل کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں، اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور مزّین کریں (لیکن تعیّش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں اور آہستہ آہستہ، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بےادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہو تو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوا جائے اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اور اعتکاف کی نیت کرلیں یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنّۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے سامنے میں یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں، اگر وہاں جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے، وہیں تحیۃ المسجد پڑھ لیجئے تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیں، غفلت وسستی سے بیدار ہوجائیں، جوش کی جگہ ہوش وحواس درست کرلیں، نیت صحیح کرلیں، نظروں کو نیچا رکھیں، آواز بلند نہ ہونے پائے، حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا۔ سچ بتائیے، کیا آپ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آ کر کھڑے ہو جانا کہ سانس لینا دوبھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لٰہذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے، کہ سلام پڑھتے وقت شور و شغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفورِ محبت و عظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیں اور یہ تصور کریں کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ

جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

عام طور پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تلاوت کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر اکتفاء فرمایا کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب

ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى

نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِه

وَصَلّٰى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاٰخِرِيْنَ

اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

كَمَا اسْتَنْقَذْنَابِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا بِكَ

مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّاْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر پر جا کر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے، اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں، جنھوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو، یاد رہے تو سعد عبدالرزاق کا سلام بھی خدمت اقدس میں پیش کر دیجئے یہ آپ کا احسان ہوگا اور اللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریبًا ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہٗ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کرسکتی، جیسا کہ

ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمد وثناء بیان کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کریں، پھر عاجزانہ، ذوق وشوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز و اقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے، زندوں کے لئے بھی اور مُردوں کے لئے بھی خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ

گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آ کر اپنی نماز کی نیّت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا، تو اس پر سے پھاندتے ہوئے نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں۔ یوں تو حرمین شریفین کا تمام سفر ادب واحترام اور تقدس وطہارت کا متقاضی ہے، لیکن دربارِ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوءِ ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل

آزاری نہ ہوجائے، تُوتُو، میں میں نہ ہو، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور ﷺ کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید وفروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے گا وہ حضور ﷺ کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھئے......! کہ دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اس کو دوسرے الفاظ میں توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جو توفیق کا آرزومند نہیں۔

جب تک قیام کی منظوری ہو، بار بار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّة میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب تہہ کئے جوش سے زیادہ ہوش سے، صلوٰۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت وتعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے، تو انہیں خیالات اور عزائم

کے ساتھ باصد ہزاراں حسرت وغم، آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں
کے کٹورے ہوں اور دل جدائی کے غم میں تڑپ رہا ہو، سارا وجود
سسکیاں لے رہا ہو، ہچکیاں بندھی ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو
اور مواجہہ شریف پر آ کر کھڑے ہوجایئے اور رخصت طلب کیجئے اور
زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہواور اسی حالت میں باہر آ جایئے۔